کیا مقروض کو صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12780

تاریخ اجراء: 07 رمضان المبارک 1444ھ / 29 مارچ 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو شخص مقروض ہو تو کیا اسے صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مقروض اگر سید، ہاشمی نہ ہو اور شرعی فقیر بھی ہو (یعنی اس کی ملکیت میں قرض اور حاجتِ اصلیہ نکال کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت برابر کسی قسم کا زائد سامان سونا چاندی، نقد رقم، پرائز بانڈ وغیرہ موجود نہ ہوں) تو اس صورت میں اُسے صدقہ فطر دے سکتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ صدقہ فطر انہی کو دیا جاسکتا ہے جنہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ مقروض اگر شرعی فقیر ہو تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ ہر مقروض شرعی فقیر نہیں ہوتا۔ ارب پتی کاروباری لوگوں پر تو کروڑوں کا کاروباری قرضہ ہوتا ہے۔ یہ ایک عوامی غلط فہمی ہے کہ صرف قرض دار ہونے سے قربانی واجب نہیں ہوگی یا وہ مستحق زکوۃ ہو جائے گا۔ قرض کو منہا کرنے اور حاجت اصلیہ کو نکالنے کے بعد اس کے پاس اگر نصاب کی مقدار مال ہے تو وہ زکوۃ نہیں لے سکتا اور نہ ہی صدقہ فطر۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(باب المصرف) ای مصرف الزکاۃ والعشر۔۔۔ (ھو فقیر، و ھو من لہ ادنی شیء) ای دون نصاب۔۔۔ (**ومدیون لا یملک نصابا فاضلا عن دینه**)" یعنی زکوٰۃ اور عشر کا ایک مصرف فقیر بھی ہے اور فقیر سے مراد وہ شخص ہے جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو۔۔۔ یونہی مدیون بھی زکوٰۃ کا مصرف ہے جبکہ وہ دین سے زائد نصاب کا مالک نہ ہو۔

(ای مصرف الزکاۃ والعشر) کے تحت رد المحتار میں ہے: "**وھو مصرف ایضاً لصدقة الفطر** والکفارۃ و النذر و غیر ذلک من الصدقات واجبۃ کما فی القھستانی" یعنی یہ لوگ صدقہ فطر، کفارہ، نذر وغیرہ

صدقاتِ واجبہ کا بھی مصرف ہیں۔ جیسا کہ قہستانی میں مذکور ہے۔(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، ج03، ص339-333، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: ”صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکاۃ کے ہیں یعنی جن کو زکاۃ دے سکتے ہیں، انھیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں۔“(بہارِ شریعت، ج01، ص940، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”جس پر اتنا دین ہو کہ اُسے ادا کرنے کے بعد اپنی حاجاتِ اصلیہ کے علاوہ چھپن روپے کے مال کا مالک نہ رہے گا اور وہ ہاشمی نہ ہو، نہ یہ زکوۃ دینے والا اس کے اولاد میں ہو، نہ باہم زوج وزوجہ ہوں، اسے زکوۃ دینا بیشک جائز بلکہ فقیر کو دینے سے افضل۔۔۔۔ صدقہ فطر سو روپے کے سیر سے پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر دیا جائے اور اس کے مصرف وہی لوگ ہیں جو مصرف زکوۃ ہیں۔“(فتاوی رضویہ، ج10، ص253-250، رضافاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

مقروض کو زکوۃ دینے سے متعلق صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بہارِ شریعت میں نقل فرماتے ہیں: ”**فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اُس کی حاجتِ اصلیہ میں مستغرق ہو،** مثلاً رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے خدمت کے لیے لونڈی غلام، علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں جس کا بیان گزرا۔ یوہیں **اگر مدیُون ہے اور دَین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے، تو فقیر ہے** اگرچہ اُس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔“ (بہارِ شریعت، ج01، ص924، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net